سوال

(254) کپڑے کو منی سے پاک کرنے کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

منی کپڑے میں لگ کر خشک ہوگئی ہواور وہ منی کسی دوسری نجاست کے ساتھ مخلوط نہ تھی تو اگر اس منی کو کپڑے سے کھرچ دیں تو وہ کپڑا پاک ہوجائے گا؟ اس مسئلے کا جواب حنفی مذہب کی رو سے معتبر کتابوں سے مرحمت ہو اور اس سوال کا جواب حدیث کی رو سے کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مذکورہ سوال میں حنفی مذہب کی رو سے وہ کپڑا پاک ہوجائے گا اسی طرح حنفی مذہب کی تمام کتب معتبرہ میں مرقوم ہے چنانچہ چند کتب معتبرہ مذہب حنفی کی عبارات ذیل میں نقل کی جاتی ہیں۔

1۔ فاذاجف اي المنی علی الثوب اجزاه الفرک لقولہ علیہ السلام لعائشة فاغسلیہ ان کان رطبا وافرکیہ ان کان یابسا[1](ھدایہ مطبوعہ مطبع مصطفائی ص: 56)

(پس اگر کپڑے پر منی خشک ہوجائے تو اس کو کھرچنا ہی کافی ہے کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیا تھا اگر وہ (منی) تر ہے تو اسے دھو دو اگر وہ خشک ہے تو اسے کھرچ دو)

2۔ (وان جف علی الثوب اجزافیہ الفرک استحسانا کذافی العنایة انتہی) (فتاوی عالمگیری مطبوعہ مطبع احمدی ص: 16)

(اگر وہ کپڑے پر خشک ہوجائے تو استحساناً اسے کھرچنا کافی ہے)

3۔ (ویطھر منی اي محلہ یابس بفرک ولا یضر بقاء اثرہ ان طھر راس حشفة کان کان مستنجیا بماء) (درمختار مطبوعہ مطبع ھاشمی ص: 37)

(منی والی جگہ خشک ہونے کی صورت میں کھرچنے سے پاک ہوجاتی ہے اور اس کے نشان کا باقی رہنا نقصان دہ نہیں ہے اگر عضو تناسل کا اگلا حصہ پاک ہے جیسے اس نے پانی کے ساتھ استنجاء کیا ہو)

اس سوال کا جواب حدیث سے بھی وہی ہے چنانچہ ایک حدیث تو خود عبارت ہدایہ میں جو اوپر مذکور ہوئی منقول ہے نیز مشکوۃ میں ہے۔

عن الأسود وہمام، عن عائشۃ في المني قالت : "كنت أفركه من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم".[2](واللہ تعالیٰ اعلم)

(سوداور ہمام رحمۃ اللہ علیہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا میں نے کہا : میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی)کتبہ : محمد عبداللہ(2/رمضان 27ھ)

---

[1] ۔امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ ہذالحدیث لایعرف وانما المقول انہا ہی کانت تفعل ذلک من غیر یکون امرہا" (التحقیق فی احادیث الخلاف 107/1۔ نیز حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کو"غریب" یعنی ضعیف قرار دیا ہے ۔ (نصب الرایۃ 180/1حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہذا لاشئی بانہ بلا سند" (تنقیح التحقیق للذھبی)36/1) نیز دیکھیں،الدرایہ لابن حجر(91/1)

[2]۔ دیکھیں صحیح مکتبہ رقم الحدیث(288)مشکاۃ الصابیح(801)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد05